سوال کی علمی اہمیت اور بارگاہِ رسالت میں ہونے والے سوالات کے جوابات پر مشتمل ماہنامہ فیضان مدینہ کے مضامین کا مجموعہ بنام

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوابات

- سوال کی اہمیت
- دِلوں میں چُھپے سوالات کے جوابات
- فائدہ مند سوالات کے جوابات
- دیہات والوں کے سوالات کے جوابات

مؤلف مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

پیشکش مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

کے جوابات

مؤلف

مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضان مدینہ (دعوتِ اسلامی)

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج۱، ص۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب	:	رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات
مؤلف	:	مولانا محمد عدنان چشتی عطاری مدنی
صفحات	:	61
اشاعت اوّل	:	جولائی 2026ء (ویب ایڈیشن)
پیشکش	:	مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

www.dawateislami.net/magazine/ur

فہرست

تعارف مجموعہ "رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات"	6
سوال کی اہمیت	9
بے علمی کا عِلاج	9
صحابۂ کرام اور صحابیات کا انداز	10
سوال کرنے میں جھجک کیسی؟	11
ایک کا سوال چار کو ثواب	12
دِلوں میں چُھپے سوالات اور اُن کے جوابات	13
(1) تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو!	13
(2) دل میں ہے بات کیا؟ حضور جانتے ہیں!	16
(3) آپ خود ہی بتادیجئے!	17
فائدہ مند سوالات اور اُن کے جوابات	19
(1) مشکل میں کیا پڑھیں؟	20
(2) جنّت کا خزانہ کیا ہے؟	21
(3) کیا پڑھیں جو فائدہ دے؟	21
دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات	22
کون سا عمل جنّت کے قریب کرے گا؟	23

آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا؟	24
کون سا عمل دوزخ سے دور کرے گا؟	26
جنّت کے بالا خانے کس کو ملیں گے ؟	27
موتیوں کے منبروں پر کون بیٹھیں گے ؟	28
کس عمل کے کرنے سے فائدہ ہو گا؟	28
قیامت کب آئے گی؟	29
کیا جنّت میں گھوڑے ہوں گے ؟	31
بہترین آدمی کون ہے؟	32
ایک عضو کتنی بار دھوئیں؟	32
اِسراف کب گناہ ہے؟	33
جنّت دِلانے والا عمل کون سا ہے؟	34
اللہ کی راہ میں لڑنے والا مجاہد کون ؟	35
جنت کے پھل کیسے ہیں؟	36
کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟	40
کیا جنتیوں کا لباس بُنا جائے گا؟	41
کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟	42
میرے لئے کیا ہے؟	43

سب سے بہترین آدمی کون ہے؟	44
شرح:	44
کیا علاج کروانا منع ہے؟	45
جنت میں لے جانے والا عمل سکھادیجئے:	47
کیا مُحرِم خوشبو لگائے؟	48
علم کیسے اُٹھایا جائے گا؟	50
علم یوں اُٹھے گا:	51
مہینے کی کون سی تاریخ کے روزے رکھیں؟	52
مال جمع کرنے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟	53
کیا آپ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟	54
اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟	55
کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟	56
نذر پوری کرنے والے کون ہیں؟	57
حاصلِ کتاب اور سبق	59

تعارف مجموعہ ”رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات“

انسان جب شعور کی منزل میں قدم رکھتا ہے، اس کے ذہن میں نت نئے سوالات جنم لینے لگتے ہیں۔ کبھی اپنی زندگی کا مقصد دریافت کرتا ہے، کبھی عبادات کے طریقے پوچھتا ہے، کبھی معاملات کے اصول جاننا چاہتا ہے، کبھی اخلاق و کردار کی راہیں دریافت کرتا ہے، کبھی آخرت کی کامیابی کا راستہ پوچھتا ہے اور کبھی اپنے دل کی الجھنوں کا علاج تلاش کرتا ہے۔ گویا سوال انسانی فطرت کا لازمی تقاضا ہے اور صحیح سوال ہی صحیح علم تک پہنچنے کا پہلا زینہ ہے۔

قرآنِ کریم نے بھی علم کے حصول کے لیے سوال کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

﴿فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ﴾

اگر تم نہیں جانتے تو اہلِ علم سے پوچھ لو۔(النحل:43)

اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ بے علمی کا علاج سوال کرنا ہے۔(سنن أبي داود)

یہی وجہ ہے کہ اسلامی تعلیمات کی ایک بڑی بنیاد سوال و جواب پر قائم ہے۔ قرآنِ مجید میں متعدد مقامات پر ﴿يَسْـَٔلُوْنَكَ﴾ کے الفاظ اس حقیقت کی گواہی دیتے ہیں کہ لوگ مختلف موضوعات پر بارگاہِ رسالت میں سوالات پیش کرتے اور وحیِ الٰہی کے ذریعے ان کے جواب نازل ہوتے تھے۔ اسی طرح احادیثِ مبارکہ کا ایک عظیم حصہ ان مبارک سوالات اور ان کے نورانی جوابات پر مشتمل ہے جنہوں نے قیامت تک آنے والی امت کی رہنمائی کا سامان فراہم کیا۔

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیم کا ایک نمایاں امتیاز یہ بھی ہے کہ آپ نے سوال کرنے والوں کی حوصلہ افزائی فرمائی، ان کے اخلاص کو سراہا، ان کی ذہنی سطح کے مطابق جواب عطا فرمایا، کبھی مختصر، کبھی مفصل، کبھی مثال کے ذریعے، کبھی سوال ہی کے انداز میں، کبھی دل پر اثر کرنے والی نصیحت کے ساتھ اور کبھی ایسا جامع جواب ارشاد فرمایا کہ چند جملوں میں پوری زندگی کا دستور العمل سمو دیا۔

چودہ صدیاں گزر جانے کے باوجود آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات آج بھی اسی تازگی، جامعیت اور معنویت کے ساتھ انسانیت کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

زیرِ نظر مجموعہ "**رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات**" اسی مبارک ذخیرے کی ایک ادنیٰ خدمت ہے۔ اس میں ان سوالات اور ان کے جوابات کو عام فہم، مؤثر اور دعوتی انداز میں پیش کیا گیا ہے جو مختلف صحابۂ کرام، دیہات کے رہنے والوں، نومسلموں، خواتین، نوجوانوں، مسافروں اور دیگر افراد نے بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو کر کیے، اور جن کے جواب میں رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ایسی تعلیمات عطا فرمائیں جو صرف اس سائل کے لیے نہیں بلکہ پوری امت کے لیے دائمی رہنمائی بن گئیں۔

اس مجموعے کے مطالعہ سے آپ جانیں گے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر سوال کے پیچھے موجود انسان کی کیفیت کو بھی دیکھتے تھے۔ کبھی کسی کے سوال کے جواب میں اس کے حالات کے مطابق آسان عمل بتاتے، کبھی کسی کے ایمان کو مضبوط کرتے، کبھی اس کی اصلاح فرماتے، کبھی اس کے دل کی کیفیت کو بیان فرمادیتے، اور کبھی اس کے پوچھنے سے پہلے ہی اس کے دل میں موجود سوال کا جواب عطا فرمادیتے۔

خصوصی طور پر اس مجموعے کا وہ حصہ جس میں "دیہات والوں کے سوالات کے جوابات" کا ذکر ہے وہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ دیہات، صحراؤں، مختلف قبائل

اور بیرونی علاقوں سے آنے والے افراد کے سوالات اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات پر مشتمل یہ حصہ نہایت دلچسپ، ایمان افروز اور علمی ذخیرہ ہے۔ ان سوالات میں عقائد بھی ہیں، عبادات بھی، اخلاق بھی، معاملات بھی، آخرت کی فکر بھی، جنت کے اعمال بھی، جہنم سے بچنے کے اسباب بھی، دعا، ذکر، عبادت، حج، روزہ، نماز، ایمان، تقویٰ اور حسنِ اخلاق جیسے بے شمار موضوعات شامل ہیں۔ ہر قسط اپنے اندر ہدایت کے کئی دروازے کھولتی ہے اور قاری کو یہ احساس دلاتی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی مجلس پوری انسانیت کی تربیت گاہ تھی۔

اس مجموعے کی ایک نمایاں خصوصیت یہ بھی ہے کہ مضامین میں حتی الامکان اصل احادیث کے الفاظ، معتبر حوالہ جات اور محدثین و شارحین کی تشریحات کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں مختصر تشریح اور عملی رہنمائی بھی شامل کی گئی ہے تاکہ حدیث کا پیغام عصر حاضر کے قاری تک مؤثر انداز میں پہنچ سکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اس مجموعے کو رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی محبت، سنت کی معرفت اور دین پر استقامت کا ذریعہ بنائے، اور ہر اس شخص کو دنیا و آخرت کی سعادت عطا فرمائے جو اسے پڑھے، پڑھائے، سنے یا اس سے فائدہ اٹھائے۔

راشد علی عطاری مدنی

ایڈیٹر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ"

21 محرم الحرام 1448ھ

سوال کی اہمیت

کہا جاتا ہے کہ اَلْعِلمُ بَابٌ مُقْفَلٌ مِفتَاحُه المَسئَلَة یعنی علم ایک بند دروازہ ہے اور سوال کرنا اس کی چابی ہے۔ جس طرح تالا بغیر چابی کے نہیں کھلتا اسی طرح علم کا دروازہ بغیر سوال کے نہیں کھلتا۔ سوال کی اہمیت کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ سوال کا فائدہ صرف پوچھنے والے کو نہیں ہوتا بلکہ اس سے بے شمار لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں جیسے ہزاروں کی موجودگی میں کئے گئے سوال کا فائدہ بھی ہزاروں کو ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک آدمی کا کیا ہوا سوال صدیوں تک لوگوں کی راہنمائی کرتا ہے جیسا کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کئے گئے سوالات ہمارے لئے آج بھی رہبر ورہنما ہیں۔

بے علمی کا عِلاج

یاد رکھئے! جہالت ایک بیماری ہے اور سیکھنا، سوال کرنا اس کا علاج و شفا ہے۔ علم حاصل کرنے میں سوال کی بہت اہمیت ہے، اس کے ذریعے جہالت سے نجات ملتی ہے۔ اسے ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرمان سے سمجھا جاسکتا ہے چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ یعنی بے علمی کا عِلاج سوال ہے۔(1)

(1) ابوداؤد، 1/154، حدیث:336

دریافت کرنا، پوچھنا اور سوال کرنا علم میں اضافے کا بہترین ذریعہ ہے، لہٰذا جس چیز کا علم نہ ہو اس کے متعلق اہلِ علم سے پوچھنا چاہئے۔ علم کے لئے سوال کرنے سے ہرگز ہرگز شرمانا نہیں چاہئے، نہ ہی یہ سوچنا چاہئے کہ لوگ کیا کہیں گے اسے اتنی بنیادی بات بھی معلوم نہیں۔ اس لئے کہ پوچھ پوچھ کر بہت سے لوگ بڑے بڑے مقام و مرتبے پر فائز ہوگئے جیسا کہ ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اتنا علم کیسے حاصل کیا؟ تو آپ نے فرمایا: بِلِسَانٍ سَؤُولٍ وَقَلْبٍ عَقُولٍ یعنی: بہت زیادہ سوال کرنے والی زبان اور بیدار دل کے ذریعے۔[2]

لسانُ العرب، حجۃُ الادب حضرت امام اصمعی رحمۃُ اللہِ علیہ (وفات: 216ھ) سے کسی نے عرض کی: آپ نے اتنا بڑا مقام و مرتبہ کس طرح حاصل کیا؟ فرمایا: بِكَثْرَةِ سُؤَالِي وَتَلَقُّفِي الْحِكْمَةَ الشَّرُودَ یعنی سوالات کی کثرت اور مشکل و اہم باتوں کو سُن کر اچھی طرح یاد رکھنے کی وجہ سے۔[3]

صحابۂ کرام اور صحابیات کا انداز

علمِ دین حاصل کرنے کے لئے سوالات کرنا صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان اور صحابیات کا قابلِ تقلید طریقہ رہا ہے، یہ مُقَدَّس افراد سوالات کرنے کے لئے مختلف انداز اختیار

---

(2) فضائل الصحابہ، 2/970، حدیث: 1903

(3) جامع بیان العلم وفضلہ، ص126، رقم: 412

www.dawateislami.net

کیا کرتے تھے، کبھی خود بارگاہِ رِسالَت میں حاضِر ہوکر، کبھی کسی کے ذریعے اپنا سوال پہنچا کر عِلْمی پیاس بجھانے کا سامان فرمایا کرتے۔ اِنہوں نے دِینی مَسَائِل سیکھنے میں کبھی جھجک کو رکاوٹ نہ بننے دیا، جیسا کہ اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انصاری صحابیات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: نِعْمَ النِّسَاءُ نِسَاءُ الْاَنْصَارِ لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ الْحَيَاءُ اَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِي الدِّينِ یعنی اَنصاری عورتیں کتنی اچھی ہیں کہ دینی مسائل سیکھنے میں حَیا نہیں کرتیں۔[4] انصار کی انہی خواتین کے سوالات کی بدولت کتنے ہی شرعی احکام امت تک پہنچے ہیں۔

سوال کرنے میں جھجک کیسی؟

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے عِلم میں حیا اور جھجک کے مُتَعَلِّق ایک باب باندھا اور اس کا آغاز اس قول سے کیا: لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ وَلَا مُسْتَكْبِرٌ یعنی (حُصُولِ علم میں) شرمانے والا اور تکبر کرنے والا علم حاصل نہیں کر سکتا۔[5]

جو آدمی اس خیال سے سوال کرنے سے شرماتا ہے کہ لوگ میرے بارے میں کیا سوچیں گے کہ اسے اتنی سی بات بھی نہیں معلوم، بعض اوقات یہ ہمیشہ ان باتوں کو سیکھنے سے محروم رہ جاتا ہے۔

حضرت سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: میں بہت کچھ جانتا ہوں،

---

(4) مسلم، ص147، حدیث:750

(5) بخاری، 1/68

لیکن جن باتوں کے بارے میں سوال کرنے سے شرمایا تھا ان سے اس بڑھاپے میں بھی بے خَبَر ہوں۔[6]

اسی طرح جو اپنے آپ کو بہت بڑا عالم تصور کرتے ہوئے سوال کرنے کو اپنی شان کے خلاف سمجھے وہ علمِ نافع اور اس کی بَرَکتیں ہرگز ہرگز حاصل نہیں کر سکتا اور اس کے برعکس جو آدمی علمِ دین سیکھنے سکھانے میں نہ شرمائے وہ اللہ کریم کے فضل و کرم سے علم و عمل کے میدان میں اتنا آگے نکل جاتا ہے کہ لوگ اس کی خاکِ پا کو بھی نہیں پہنچ پاتے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زِيَادَةُ الْعِلْمِ الابْتِغَاءُ وَدَرْكُ الْعِلْمِ السُّؤَالُ فَتَعَلَّمْ مَا جَهِلْتَ وَاعْمَلْ بِمَا عَلِمْتَ یعنی تلاش سے علم میں اضافہ ہوتا ہے اور علم میں مہارت سوال سے ہوتی ہے، تو جس کا تمہیں علم نہیں اس کے بارے میں سیکھو اور جو کچھ جانتے ہو اس پر عمل کرو۔[7]

حضرت ابنِ شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَلْعِلْمُ خَزَانَةٌ مِفْتَاحُهَا الْمَسْئَلَةُ یعنی علم ایک خزانہ ہے سوال کرنا اس کی چابی ہے۔[8]

ایک کا سوال چار کو ثواب

---

(6) جامع بیان العلم وفضلہ، ص126، رقم 413

(7) جامع بیان العلم وفضلہ، ص122، رقم:402

(8) جامع بیان العلم وفضلہ، ص122، رقم:403

www.dawateislami.net

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، امیرُ المؤمنین حضرت علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ وجہَہُ الکریم سے روایت ہے: اَلْعِلْمُ خَزَائِنُ وَمِفْتَاحُهُ السُّؤَالُ فَسَلُوا يَرْحَمُكُمُ اللهُ عزوجلّ فَإِنَّهُ يُوجَرُ أَرْبَعٌ السَّائِلُ وَالْمُعَلِّمُ وَالْمُسْتَمِعُ وَالْمُحِبُّ یعنی علم خزانہ ہے اور سوال کرنا اس کی چابی ہے، اللہ پاک تم پر رحم فرمائے سوال کیا کرو کیونکہ اس (یعنی سوال کرنے کی صورت) میں چار افراد کو ثواب دیا جاتا ہے (1) سوال کرنے والے کو (2) جواب دینے والے کو (3) سننے والے کو اور (4) ان سے محبت کرنے والے کو۔[9]

دِلوں میں چُھپے سوالات اور اُن کے جوابات

حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مختلف انداز میں سوالات کیا کرتے تھے، اسی طرح بہت بار ایسا بھی ہوتا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کسی بات کو صحابۂ کرام کے ذہن میں بٹھانے کے لئے اُن سے سوالات کیا کرتے اور پھر خود ہی جواب بھی ارشاد فرماتے، بارہا ایسا بھی ہوتا کہ کوئی صحابی آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے حاضر ہوتے تو ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان کے پوچھنے سے پہلے ہی نہ صرف ان کے دِل میں چُھپا سوال بتا دیا کرتے تھے بلکہ جواب بھی ارشاد فرما دیتے۔ یہاں کچھ ایسے ہی 3 سوالات اور ان کے جوابات ذکر کئے جارہے ہیں جیسا کہ

(1) تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو!

(9) فردوس الاخبار، 2/80، حدیث: 4011

حضرت وابِصَہ اَسَدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میرا ارادہ یہ تھا کہ آج میں نیکی اور گناہ میں سے کوئی ایسی شے نہیں چھوڑوں گا کہ جس کے بارے میں سوال نہ کرلوں۔ میں لوگوں کی گردنیں پھلانگ کر آگے جانے لگا تو صحابۂ کرام نے کہا: اے وابِصَہ! رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے دور رہو۔ میں نے کہا: دَعُوْنِی اَدْنُو مِنْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ مجھے چھوڑ دو، مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب ہولینے دو کیونکہ آپ مجھے لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُدْنُ یَا وَابِصَةُ اے وابصہ! قریب آجاؤ۔ (حضور نے دو مرتبہ اس طرح فرمایا)

حضرت وابِصَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اتنا قریب ہوا کہ میرے گھٹنے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک گھٹنوں کو چھونے لگے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے وابصہ! میں تمہیں اس چیز کے بارے میں بتاؤں کہ جس کے متعلق تم پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ بتادیجئے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جِئْتَ تَسْاَلُنِی عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ یعنی تم نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھنے آئے ہو۔ میں نے عرض کی: جی ہاں! تو آپ نے اپنی تین مبارک انگلیاں جمع کرکے میرے سینے پر مارتے ہوئے فرمایا: یَا وَابِصَةُ اِسْتَفْتِ نَفْسَكَ یعنی اے وابصہ! اپنے آپ سے پوچھو! نیکی وہ ہے جس پر دل مطمئن ہو اور طبیعت جمے اور گناہ وہ ہے جو طبیعت میں چبھے اور دل میں کھٹکے اگرچہ لوگ تمہیں فتویٰ دیں یا تم سے لیں۔

(مسند امام احمد، 6/292، حدیث: 18033)

حکیمُ الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: یہ غیبی خبر ہے کہ حضرت وابصہ (رضی اللہُ عنہ) جو سوال دل میں لے کر آئے تھے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے بغیر عرض کئے ہوئے ارشاد فرمادیا، معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دلوں کے حال پر مطلع فرمایاہے (یعنی خبر دے دی ہے)، کیوں نہ ہو انہیں تو پتھروں کے دلوں پر اطلاع ہے کہ فرماتے ہیں اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے۔ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے حضرت وابصہ کے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ان کے قلب کو فیض دیا جس سے ان کا نفس بجائے امّارہ کے مُطْمَئِنّہ[10] ہو گیا اور دل خطرات، شیطانی وسوسوں سے پاک و صاف ہو گیا۔ صوفیاء کرام جو مریدوں کے سینے پر ہاتھ مار کر یا توجہ ڈال کر انہیں فیض (یعنی فائدہ اور نفع) دیتے ہیں ان کی اصل یہ حدیث بھی ہے۔ (جس پر دل مطمئن ہو) یعنی آج سے اے وابصہ گناہ اور نیکی کی پہچان یہ ہے کہ جس پر تمہارا دل و نفس مُطْمَئِنّہ جمے وہ نیکی ہو گی اور جسے تمہارا دل و نفس مُطْمَئِنّہ قبول نہ کرے وہ گناہ ہو گا، یہ حکم حضرت وابصہ کے لئے آج سے ہو گیا، یہ حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے ہاتھ شریف کا اثر ہوا، ہم جیسے لوگوں کو یہ حکم نہیں، یہاں (صاحبِ) مرقات نے فرمایا کہ

---

(10) نفسِ انسانی کے تین درجے ہیں: (1) **نفسِ امّارہ:** جو انسان کو برائی کی رغبت دیتا ہے (2) **نفسِ لَوّامہ:** جو گنہگار کو گناہ کے بعد ملامت کرکے توبہ کی طرف راغب کرتا ہے (3) **نفسِ مُطْمَئِنّہ:** جو بندگانِ خدا کو ذکرِ خدا سے سکون پہنچاتا ہے۔ (صراط الجنان، 10/674)

غیر مجتہد یعنی مقلد تو اپنے امام سے فتویٰ لے اور مجتہد اپنے دل سے۔ (اگرچہ لوگ اس کا فتویٰ دے دیں) یعنی عام لوگوں کے فتوے کا تم اعتبار نہ کرنا کیونکہ ان کے دلوں پر ہمارا ہاتھ نہیں پہنچا اپنے دل و نفس کا فتویٰ قبول کرنا کہ تمہارے دل کا فتویٰ ہمارا فیصلہ ہو گا کہ ہمارا ہاتھ تمہارے دل پر ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 4/235)

(2) دل میں ہے بات کیا؟ حضور جانتے ہیں!

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک اَنصاری صحابی رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسولَ اللہ! میں آپ سے کچھ باتیں پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ پھر قبیلہ ثَقیف کا ایک آدمی آیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔ انصاری صحابی نے عرض کی: یارسولَ اللہ! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے لہٰذا آپ اس سے شروع فرمایئے۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُس ثَقَفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اِنْ شِئْتَ اَجَبْتُكَ عَمَّا كُنْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِی وَاُخْبِرْكَ یعنی اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان چیزوں کے متعلق بتادوں جن کے بارے میں تم پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو تم مجھ سے سوال کرلو اور میں تمہیں جواب دوں گا۔ اس ثقفی نے عرض کی: یارسول اللہ! میں جو پوچھنا چاہتا ہوں آپ ان کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم مجھ سے رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سوالات کرنے آئے

ہو۔ وہ ثقفی صحابی کہنے لگے: لَا وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاْتَ مِمَّا كَانَ فِي نَفْسِي شَيْئًا یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرّہ برابر بھی خطا نہیں کی۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم رکوع کرنے لگو تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھا کرو اور اپنی انگلیاں کشادہ کر لیا کرو پھر ٹھہرے رہو تاکہ ہر عضو اپنی جگہ جم جائے اور جب سجدہ کرنے لگو تو اپنی پیشانی خوب جماؤ اور ٹھونگے نہ مارو، دن کی ابتداء اور انتہاء کے وقت نماز پڑھا کرو۔ اس نے عرض کی: یانبیَّ اللہ! اگر میں ان دونوں اوقات کے درمیان نماز پڑھوں تو؟ فرمایا: پھر تو تم نمازی ہو (11) اور ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھا کرو۔ پھر وہ ثقفی صحابی اٹھ کر چلے گئے۔

(3) آپ خود ہی بتادیجئے!

اس کے بعد نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انصاری صحابی کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے

---

(11) دن کی ابتدا و انتہا سے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مراد کیا ہے؟ یہ تو حضور ہی جانتے ہیں البتہ دیگر احادیث میں اسی انداز سے فجر و عشاء کی نماز کا فرمایا گیا ہے جبکہ قرآنِ پاک میں بھی ایک ہی آیت میں پانچوں نمازوں کو یوں بیان فرمایا گیا: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّيْلِ وَ قُرْاٰنَ الْفَجْرِؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا(۷۸)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کی اندھیری تک اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ (پ15، بنی اسرآءیل، آیت:78) اس آیت میں فرمایا کہ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک۔ اس دورانیے میں چار نمازیں آگئیں: ظہر، عصر، مغرب، عشاء، کیونکہ یہ چاروں نمازیں سورج ڈھلنے سے رات گئے تک پڑھی جاتی ہیں۔ مزید فرمایا کہ صبح کا قرآن قائم رکھو، اس سے نمازِ فجر مراد ہے۔ (صراط الجنان، 5/495)

بھی یہی فرمایا کہ اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ عَمَّا جِئْتَ تَسْاَلُ، وَاِنْ شِئْتَ سَاَلْتَنِی فَاُخْبِرُكَ یعنی اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی ان چیزوں کے متعلق بتادوں جن کے بارے میں تم پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو تم مجھ سے سوال کرلو، میں تمہیں جواب دے دوں گا۔ انہوں نے عرض کی: لَا یَانَبِیَّ اللهِ! اَخْبِرْنِی عَمَّا جِئْتُ اَسْاَلُكَ یعنی یارسولَ اللہ! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے جو میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں۔

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب وہ جِمار پر (شیطان کو) کنکریاں مارتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ جب اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اسے کیا ثواب ملتا ہے؟

اس انصاری صحابی نے عرض کی: یانبیَّ اللہ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا، آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کا ایک گناہ مِٹادیا جاتا ہے اور جب وہ عَرَفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ پاک (اپنی شان کے لائق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: میرے ان بندوں کو دیکھو کہ بکھرے ہوئے بال اور غبار آلود سر (والے) ہیں، (اے فرشتو!) گواہ ہو جاؤ کہ میں نے ان کے

www.dawateislami.net

گناہ معاف کر دیئے اگرچہ وہ بارش کے قطروں اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں، اور جب وہ جمار کی رمی کرتا ہے تو قیامت تک اس کے ثواب کو کوئی نہیں جان سکتا اور جب حاجی اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے گرنے والے ہر بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہو گا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ (صحیح ابن حبان، 3/181، حدیث:1884)

پیارے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ علمِ دین حاصل کرنے کے لئے علمائے کرام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنے شرعی مسائل بالخصوص عقائدِ اسلام، فرائض اور واجبات وغیرہ کے بارے میں سوالات کریں اور خوب خوب علمِ دین سیکھیں۔

فائدہ مند سوالات اور اُن کے جوابات

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے جاں نثار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو جہاں وقتاً فوقتاً بہت سی چیزوں سے نوازا کرتے وہیں ان پر تعلیمی نوازشیں بھی فرمایا کرتے یعنی آپ انہیں مختلف باتیں، اَوراد و وظائف یا دُعائیں بھی بتایا اور سکھایا کرتے تھے، البتہ کچھ بتانے یا سکھانے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے انداز الگ الگ ہوتے تھے، کبھی تو کسی تمہید کے بغیر ڈائریکٹ انہیں کوئی بات سکھاتے، کبھی کسی کے سوال کا جواب دے کر سکھاتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ کچھ سکھانے اور بتانے سے پہلے سامنے والوں کو مکمل متوجہ کرنے یا انہیں بھرپور رغبت و شوق دلانے کے لئے اس طرح کا سوال فرمایا

کرتے ”کیا میں تمہیں فلاں چیز بتاؤں یا سکھاؤں“ اس سوال کے ساتھ ہی آپ سامنے والوں کو اس بات کی اہمیت اور اس کا فائدہ بھی ذکر کرتے، پھر جب زبان یا حال سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم گزارش کرتے تو وہ بات پورے اہتمام کے ساتھ سکھادیا کرتے تھے، سکھانے کے حوالے سے حضورِ اکرم کی ایسی ہی حسین اداؤں کے بارے میں یہاں 3 روایات ذکر کی جارہی ہیں۔

(1) مشکل میں کیا پڑھیں؟

مولا مشکل کُشا حضرت عَلِیُّ المرتَضٰی شیرِ خُدا رضی اللہُ عنہ سے رِوایت ہے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: يَا عَلِيُّ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا وَقَعْتَ فِي وَرْطَةٍ قُلْتَهَا یعنی اے علی! میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں جنہیں تم ہر قسم کی مصیبت و پریشانی میں پڑھ لیا کرو؟ حضرت علی رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: بَلٰى جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ كَمْ مِنْ خَيْرٍ قَدْ عَلَّمْتَنِيهِ یعنی کیوں نہیں میری جان آپ پر قربان! آپ نے مجھے بہت سی بھلائیاں سکھائی ہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم جب بھی کسی مشکل میں پھنس جاؤ تو یہ کہو: ”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ“ اللہ کریم اس کی بَرَکت سے جن بلاؤں کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، ص546، حدیث: 1961)

جب بھی بیماری، قرض داری، مقدّمہ بازی، بے روزگاری یا کسی بھی قسم کی ناگہانی آفت آپڑے، کوئی چیز گم ہو جائے، کسی کی بات سُن کر صدمہ پہنچے، کوئی مارے، دِل

www.dawateislami.net

دُکھ جائے، ٹھوکر لگے، گاڑی خراب ہو جائے، ٹریفک جام ہو جائے، کاروبار میں نقصان ہو جائے، چوری ہو جائے اَلغرض چھوٹی یا بڑی کوئی سی بھی مشکل پریشانی ہو "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ" پڑھنے کی عادت بنالیجئے۔

(2) جنّت کا خزانہ کیا ہے؟

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت عبدُاللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَةً عَلَّمَنِيهَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ کیا میں تمہیں وہ کلمہ نہ سکھاؤں جو مجھے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سکھایا ہے؟ حضرت عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ سے کہا: بَلٰى يَا عَمِّ یعنی کیوں نہیں چچا جان۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے گھر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: اَلَا اُعَلِّمُكَ يَا اَبَا اَيُّوبَ كَلِمَةً مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ؟ یعنی اے ابو ایوب کیا میں تمہیں جنت کے خزانے سے ایک کلمہ نہ سکھا دوں؟ میں نے عرض کی: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي یعنی یارسولُ اللہ میرے ماں باپ آپ پر قُربان! کیوں نہیں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کثرت سے یہ پڑھا کرو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (معجم کبیر، 4/132، حدیث:3899)

(3) کیا پڑھیں جو فائدہ دے؟

حضرت قَبِیصَہ بن مخارق رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ

والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے پوچھا: یَا قَبِیصَۃُ مَا جَاءَ بِکَ یعنی اے قبیصہ! کیسے آنا ہوا؟ میں نے عرض کی: کَبِرَتْ سِنِّی وَرَقَّ عَظْمِی فَاَتَیْتُکَ لِتُعَلِّمَنِی مَا یَنْفَعُنِی اللہُ عَزَّوَجَلَّ بِہٖ یعنی میں بوڑھا ہو گیا ہوں، میری ہڈیاں کمزور ہو گئی ہیں، میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جس سے اللہ کریم مجھے فائدہ عطا فرمائے۔ نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: یَا قَبِیصَۃُ مَا مَرَرْتَ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ وَلَا مَدَرٍ اِلَّا اسْتَغْفَرَ لَکَ یعنی اے قبیصہ! تم جس پتھر یا درخت یا مٹی پر سے گزر کر آئے ہو وہ سب تمہارے لئے استغفار کر رہے تھے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے قبیصہ! جب تم فجر کی نماز پڑھا کرو تو تین مرتبہ سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیمِ وَبِحَمْدِہٖ کہہ لیا کرو، تم نابینا پن، جذام اور فالج کی بیماریوں سے محفوظ رہو گے اور قبیصہ یہ دعا کیا کرو: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْاَلُکَ مِمَّا عِنْدَکَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِکَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَکَ وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَکَاتِکَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے وہ چیز مانگتا ہوں جو تیرے پاس ہے مجھ پر اپنے فضل کا فیضان فرما مجھ پر اپنی رحمت کو کشادہ فرما اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما۔ (مسند احمد، 34/207، حدیث: 20602)

دیہات والوں کے سوالات اور رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں مختلف ملکوں، شہروں، علاقوں، دیہاتوں، وادیوں اور قبیلوں سے لوگ حاضر ہوتے، ایمان لاتے، سوالات کرتے،

دین سیکھتے، اللہ و رسول کو راضی کرتے اور جنّتوں کے حق دار بن جاتے تھے۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان دیہات کے رہنے والے سادہ لوگوں کی آمد کا انتظار کرتے تھے اس لئے کہ ان کے سوالات بہت کچھ سیکھنے کا سبب بنا کرتے تھے۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: كَانَ يُعْجِبُنَا اَنْ يَّجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْاَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی ہماری خواہش ہوتی کہ کوئی گاؤں کا رہنے والا آدمی آئے اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کرے۔ [12] صحابۂ کرام رضی اللہُ عنہم کو کسی دیہاتی کا آکر سوال کرنا اس لئے بھی اچھا لگتا تھا کہ یہ سادہ لوگ ہوتے تھے اور بعض اوقات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس طرح کے سوالات بھی کرلیتے تھے جو عام شہری صحابہ نہیں کرپاتے تھے۔ یہاں گاؤں، دیہات کے ایسے لوگوں کے سوالات اور اُن کے جوابات ذکر کئے گئے ہیں:

کون سا عمل جنّت کے قریب کرے گا؟

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک سفر میں تھے کہ اچانک ایک دیہاتی آیا اور آپ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر بولا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ یعنی اے اللہ کے رسول! کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کردے۔ نبیِّ کریم صلَّی

---

(12) مسند احمد، 19/71، حدیث: 12013

اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ یعنی اللہ پاک کی عبادت کرو اور کسی کو بھی اُس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو۔[13]

آسمان وزمین کو کس نے پیدا کیا؟

حضرت اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں منع کیا گیا تھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کسی بھی (غیر ضروری) چیز کے بارے میں سوال کریں۔ تو ہماری خواہش ہوتی کہ کوئی عقل مند دیہاتی آئے وہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کرے اور ہم بھی سن لیں۔ ایک بار ایک دیہاتی حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے پاس آپ کا قاصد آیا اُس نے یہ گمان ظاہر کیا کہ آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اللہ پاک نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اُس نے عرض کی: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ یعنی آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ نے۔ اُس دیہاتی نے عرض کی: فَمَنْ خَلَقَ الْاَرْضَ یعنی زمین کو کس نے پیدا کیا؟ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ نے۔ وہ بولا: فَمَنْ نَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ یعنی پہاڑوں کو کس نے قائم کیا اور ان میں جو کچھ ہے اسے کس نے رکھا؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک نے۔

---

(13) مسند احمد، 38/519، حدیث: 23538

وہ اَعرابی بولا: فَبِالَّذِی خَلَقَ السَّمَاءَ وَخَلَقَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ، آللهُ اَرْسَلَكَ یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آسمان وزمین بنائے اور پہاڑ قائم کئے! کیا اُسی نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہاں۔ اُس نے عرض کی: قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اعرابی بولا: فَبِالَّذِی اَرْسَلَكَ، آللهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا یعنی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اُسی اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ وہ آدمی بولا: وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِی اَمْوَالِنَا یعنی قاصد نے یہ بھی خیال ظاہر کیا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ بھی فرض ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا۔

اعرابی نے عرض کی: فَبِالَّذِی اَرْسَلَكَ، آللهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اُسی اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ اعرابی نے عرض کی: وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِی سَنَتِنَا یعنی قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم پر ہر سال رمضان کے مہینے میں روزے فرض ہیں۔ نبیِّ پاک نے فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ اعرابی بولا: فَبِالَّذِی اَرْسَلَكَ، آللهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا یعنی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا! کیا اُسی اللہ نے آپ کو اِس کا حکم دیا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ دیہات والے

آدمی نے پھر عرض کی: وَزَعَمَ رَسُولُكَ اَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيلاً یعنی قاصد نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم میں سے جو حج پر جانے کی طاقت رکھتا ہو اس پر حج فرض ہے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس نے سچ کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ آدمی مُڑا اور کہنے لگا: وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ، لَا اَزِيدُ عَلَيْهِنَّ، وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُنَّ یعنی اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ رسول بنایا میں اس پر نہ اضافہ کروں گا اور نہ ہی کمی۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ یعنی اگر اس نے سچ کہا تو ضرور جنّت میں داخل ہو گا۔[14]

کون سا عمل دوزخ سے دور کرے گا؟

ایک دیہاتی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں آیا اور عرض کی: اَخْبِرْنِی بِعَمَلٍ يُقَرِّبُنِی مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِی مِنَ النَّارِ یعنی مجھے کوئی ایسا عمل بتادیجئے جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کردے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا ان دو (یعنی جنت و جہنم) نے تمہیں عمل پر اُبھارا ہے؟ اس نے عرض کی: جی ہاں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تَقُولُ الْعَدْلَ وَتُعْطِی الْفَضْلَ یعنی حق بات کہو اور جو ضرورت سے زیادہ ہو اُسے صدقہ کردو۔ اس نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں ہر وقت حق بولنے اور ضرورت سے زیادہ مال صدقہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(14) مسلم، ص35، حدیث:102

www.dawateislami.net

نے فرمایا: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتُفْشِی السَّلَامَ یعنی لوگوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام عام کرو۔ اس نے عرض کی: یہ بھی ویسا ہی مشکل ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟ وہ بولا: جی ہاں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اونٹ اور پانی کا مشکیزہ لو اور گھر گھر جاکر ایسے لوگوں کو پانی پلاؤ جو کبھی کبھی پانی پیتے ہیں، امید ہے کہ ابھی تمہارا اونٹ بھی نہیں مرے گا اور مشکیزہ بھی نہیں پھٹے گا کہ تم پر جنّت واجب ہوجائے گی۔ وہ دیہاتی تکبیر کہتا ہوا چلا گیا، ابھی اس کا مشکیزہ نہیں پھٹا تھا اور نہ ہی اونٹ مرا تھا کہ وہ شہید ہوگیا۔[15]

جنّت کے بالا خانے کس کو ملیں گے؟

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ لَغُرَفًا تُرٰی ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا یعنی جنّت میں ایسے بالا خانے ہیں جن کا باہر والا حصہ اندر سے اور اندر والا حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ اتنے میں ایک دیہات والا آدمی کھڑا ہوا اور عرض کی: لِمَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ یعنی یارسولَ اللہ! وہ بالا خانے کس کے لئے ہیں؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: هِيَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ، وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَاَدَامَ الصِّيَامَ، وَصَلَّى لِلّٰهِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ یعنی وہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ

---

(15) معجم کبیر، 19/187، حدیث: 422

روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللہ پاک کے لئے نماز پڑھی۔[16]

موتیوں کے منبروں پر کون بیٹھیں گے؟

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيَبْعَثَنَّ اللهُ اَقْوَامًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وُجُوهِهِمُ النُّورُ عَلَى مَنَابِرِ اللُّؤْلُؤِ يَغْبِطُهُمُ النَّاسُ لَيْسُوا بِاَنْبِيَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ یعنی قیامت کے دن اللہ پاک ایک ایسی قوم کو ضرور اٹھائے گا جس کے چہرے نورانی ہوں گے، وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ اُن پر رَشک کریں گے، وہ نہ تو انبیاء ہوں گے اور نہ ہی شہداء۔ اتنے میں ایک دیہات والا آدمی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا اور یوں عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ حَلِّهِمْ لَنَا نَعْرِفْهُمْ یعنی یارسولَ اللہ! ہمیں ان کے اوصاف بیان فرما دیجئے تاکہ (دنیا میں) ہم انہیں پہچان سکیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هُمُ الْمُتَحَابُّونَ فِي اللهِ مِنْ قَبَائِلَ شَتَّى وَبِلَادٍ شَتَّى يَجْتَمِعُونَ عَلَى ذِكْرِ اللهِ يَذْكُرُونَهُ یعنی وہ لوگ مختلف قبیلوں اور شہروں والے ہوں گے، اللہ کے لئے آپس میں محبت کرتے ہوں گے، اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ایک جگہ جمع ہوں گے اور اُس کا ذکر کریں گے۔[17]

کس عمل کے کرنے سے فائدہ ہوگا؟

---

(16) ترمذی، 4/236، حدیث: 2535 - التیسیر بشرح الجامع الصغیر، 1/325

(17) مجمع الزوائد، 10/77، حدیث: 16770

حضرت ابوجُرَی جابر بن سُلیم ھُجَیْمِی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِنَّا قَوْمٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ فَعَلِّمْنَا شَيْئًا يَنْفَعُنَا اللّٰهُ بِهٖ یعنی ہم دیہات میں رہنے والی قوم ہیں، آپ ہمیں کوئی ایسی چیز سکھا دیں جس کے ذریعے اللہ پاک ہمیں فائدہ عطا فرمائے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: یعنی کسی نیکی کو ہرگز معمولی نہ سمجھو اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا ہو یا اپنے بھائی سے گفتگو کرتے ہوئے مسکرانا ہی کیوں نہ ہو، اِيَّاكَ وَتَسْبِيلَ الْاِزَارِ فَاِنَّهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ وَالْخُيَلَاءُ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ یعنی تہبند لٹکانے سے بچو کیونکہ یہ تکبر (کی نشانی) ہے اور[18] اللہ پاک تکبر کو پسند نہیں فرماتا، وَاِنِ امْرُؤٌ سَبَّكَ بِمَا يَعْلَمُ فِيكَ اور اگر کوئی آدمی تمہیں تمہارے کسی عیب پر طعنہ دے تو تم اُسے اُس کے عیب پر ہرگز طعنہ نہ دو اس لئے کہ تمہیں اِس کا (طعنہ نہ دینے کا) ثواب ملے گا اور طعنہ دینے والے پر طعنہ دینے کا وبال ہوگا۔[19]

قیامت کب آئے گی؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: ایک مجلس میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں سے گفتگو فرما رہے تھے، اتنے میں ایک دیہات والا آدمی آیا اور بولا: مَتَى

---

(18) مرد کے لیے لاپرواہی کی وجہ سے پاجامہ یا تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنا خلافِ اولیٰ ہے اور تکبر کی وجہ سے حرام ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 3/109 مفہوماً)

(19) مسند احمد، 34/236، حدیث: 20633

السَّاعَةُ؟یعنی قیامت کب آئے گی؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے گفتگو جاری رکھی تو بعض لوگ کہنے لگے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِن کا سوال سنا اور اسے ناپسند کیا، کچھ نے کہا: آپ نے سوال سُنا ہی نہیں۔ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی بات پوری فرما چکے تو فرمایا: اَیْنَ اُرَاہُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ یعنی قیامت کے متعلق سوال کرنے والا آدمی کہاں ہے؟ انہوں نے کہا: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں یہاں ہوں۔ آپ نے فرمایا: فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ یعنی جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ انہوں نے سوال کیا: کَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ یعنی امانت کیسے ضائع ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلَى غَيْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ یعنی جب منصب نااہل کو سونپ دیا جائے تو تم قیامت کا انتظار کرو۔[20] حکیم الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ (مَتَى السَّاعَةُ؟) کے تحت فرماتے ہیں: قیامت کی تاریخ مہینہ دن بتایئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ صحابۂ کرام کا عقیدہ یہ بھی تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو علمِ غیب کلی بخشا اور یہ بھی عقیدہ تھا کہ حضور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کو قیامت کا علم دیا گیا اس لئے تو آپ سے یہ سوال کرتے تھے، حضور انور نے بھی انہیں اس سوال پر کافر یا مشرک نہ کہا بلکہ قیامت کی علامات بیان فرمادیں اور علامتیں وہ بیان کرتا ہے جسے ہر شے کا پتہ ہو۔ (ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ) کے تحت لکھتے ہیں: یہاں امانت سے مراد امامت حکومت

---

(20) بخاری، 1/36، حدیث: 59

www.dawateislami.net

سلطنت وغیرہ ہے جو رب تعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے چند روز کے لئے بندوں کو سپرد فرمائی ہیں جیسا کہ اگلے مضمون سے ظاہر ہے۔(اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُاِلٰی غَیْرِاَھْلِہٖ) کے تحت لکھتے ہیں: اس طرح کہ حکومت فاسقوں یا عورتوں کو ملے، قاضی فقیر جاہل لوگ بنیں اور بے وقوف لوگ بادشاہ بنیں۔ تَوسِید بنا ہے وِسادۃ سے اس کے معنی ہیں تکیہ کسی کے نیچے رکھنا یعنی نااہلوں کے سر تلے ان امانتوں کا تکیہ رکھ دیا جائے۔[21]

کیا جنّت میں گھوڑے ہوں گے؟

حضرت بُرَیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے آدمی نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پوچھا: یَا رَسُولَ اللہِ اِنِّی اُحِبُّ الْخَیْلَ اَفِی الْجَنَّۃِ خَیْلٌ؟ یارسولَ اللہ! صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے گھوڑے پسند ہیں، کیا جنت میں گھوڑے ہوں گے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنْ اُدْخِلْتَ الْجَنَّۃَ اُتِیتَ بِفَرَسٍ مِنْ یَاقُوتَۃٍ لَہٗ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَیْہِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَیْثُ شِئْتَ یعنی اگر تو جنت میں داخل کیا گیا تو تیرے پاس ایک یاقوت کا گھوڑا لایا جائے گا جس کے دو پر ہوں گے تو اس پر سوار کیا جائے گا پھر وہ تجھے وہاں اڑا کر لے جائے گا جہاں تو چاہے گا۔[22] حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ وہاں یہ دنیا کے اونٹ یا پرندے نہ ہوں گے بلکہ خود

---

(21) مراٰۃ المناجیح، 7/255

(22) ترمذی، 4/244، حدیث: 2553

جنت کی مخلوق ہوں گے جیسے حور و غلمان کہ جنّت تو صرف انسانوں کے لیے ہے ہاں چند جانور وہاں جائیں گے، حضور کی اونٹنی قصوا، اصحابِ کہف کا کتا، صالح علیہ السّلام کی اونٹنی، حضرت عیسٰی علیہ السّلام کا دراز گوش جیسا کہ بعض روایات میں ہے۔[23]

بہترین آدمی کون ہے؟

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں دو دیہاتی حاضر ہوئے۔ ایک نے عرض کی: یارسولَ اللہ! بہترین آدمی کون ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: طُوبٰی لِمَنْ طَالَ عُمُرُهٗ، وَحَسُنَ عَمَلُهٗ یعنی خوشخبری ہو اُسے جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھے ہوں۔ دوسرے نے عرض کی: یارسولَ اللہ! سب سے بہترین عمل کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اَنْ تُفَارِقَ الدُّنْيَا وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ یعنی تم دنیا کو اس حال میں چھوڑو کہ تمہاری زبان اللہ پاک کے ذکر سے تر ہو۔ اُس نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ وَيَكْفِينِي؟ یعنی یارسولَ اللہ کیا یہ میرے لئے کافی ہے؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ وَيَفْضُلُ عَنْكَ ہاں، یہ تمہاری طرف سے زیادہ ہی ہو گا۔[24]

ایک عضو کتنی بار دھوئیں؟

ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک اَعرابی آیا اُس نے وُضو کے

---

(23) مراٰۃ المناجیح، 7/501۔

(24) الاحاد والمثانی، 3/51، حدیث: 1356

www.dawateislami.net

بارے میں سوال کیا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُنہیں وُضو کر کے دِکھایا جس میں ہَر عُضْو تین تین بار دھویا پھر فرمایا: هٰکَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَی هٰذَا فَقَدْ اَسَاءَ وَتَعَدّٰی وَظَلَمَ یعنی وُضو اِس طرح ہے، تو جس نے اِس میں اضافہ کیا اُس نے بُرا کیا، حد سے بڑھا اور اُس نے ظُلم کیا۔[25]

اِسراف کب گناہ ہے؟

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: یہ وعید اس صورت میں ہے کہ جب یہ اِعتِقاد رکھتے ہوئے زیادہ کرے کہ زیادہ کرنا ہی سنّت ہے اور اگر تثلیث (یعنی تین بار دھونے) کو سنّت مانا اور وُضو پر وُضو کے ارادے یا شک کے وقت اطمینانِ قلب کے لئے یا تبرید (تَب۔رِید یعنی ٹھنڈک کے حُصول) یا تَنظِیف (تَن۔ظِیف یعنی صفائی) کے لیے زیادہ کیا یا کسی حاجت کی وجہ سے کمی کی تو کوئی حَرَج نہیں۔ صرف دو صورتوں میں اِسراف ناجائز و گناہ ہوتا ہے ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرف و استعمال کریں، دوسرے بیکار محض مال ضائع کریں۔ وُضو و غسل میں تین بار سے زائد پانی ڈالنا جب کہ غَرَضِ صحیح (یعنی جائز مقصد) سے ہو ہر گز اِسراف نہیں کہ جائز غَرَض میں خَرچ کرنا نہ خود مَعصِیَت (یعنی نافرمانی) ہے نہ بیکار اِضاعت (یعنی ضائع کرنا)۔[26]

---

(25) نسائی، ص31، حدیث:140

(26) فتاویٰ رضویہ، جز:1، 1/942

جنّت دِلانے والا عمل کون سا ہے؟

حضرتِ براء بن عازب رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں ایک اَعرابی نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ، عَلِّمْنِی عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّةَ یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنّت میں داخل کردے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم نے بہت کم الفاظ میں بہت بڑا سوال کیا ہے۔ غلام آزاد کرو اور جان کو آزاد کرواؤ۔ اس نے پوچھا: اَوَ لَیْسَتَا بِوَاحِدَةٍ؟ کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: نہیں! بلکہ غلام آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم اکیلے کوئی غلام آزاد کرو اور جان کو آزاد کرواؤ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے غلام کو آزاد کرانے میں تم اس کی مالی مدد کرو۔[27]

اسی سوال کے جواب میں دوسری روایت میں کچھ اضافہ بھی ہے: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: اکیلے غلام آزاد کرو یا کسی کی مدد سے غلام آزاد کرو اور اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو پھر اگر تم اس کی بھی طاقت نہ رکھو تو اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو۔[28]

(27) الترغیب والترہیب، 3/21، حدیث:9

(28) الترغیب والترہیب، 3/336، حدیث:4

اللہ کی راہ میں لڑنے والا مجاہد کون؟

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہات کے رہنے والے آدمی نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کہا: اَلرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ، ایک آدمی غنیمت کے لئے جہاد کرتا ہے وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ، اور ایک اپنی شہرت چرچے کے لئے وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ، اور ایک آدمی اس لئے لڑتا ہے کہ اس کا درجہ دیکھا جائے۔ مَنْ فِي سَبِيلِ اللهِ؟ تو اللہ کی راہ میں لڑنے والا مجاہد کون ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ قَاتَلَ، لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ العُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ یعنی جو صرف اس لئے جہاد کرے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے، وہ اللہ کی راہ میں مجاہد ہے۔[29]

مالِ غنیمت کے لئے لڑنے والے کے بارے میں حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: یعنی صرف مال غنیمت حاصل کرنے یا ملک جیتنے اور وہاں راج کرنے کی نیت سے جہاد کرتا ہے، رضاءِ الٰہی کی نیت نہیں کرتا جیسا کہ آج کل عموماً جنگ کے وقت ملک و قوم کی خدمت کا نام لیتے ہیں، اللہ کے دین کی خدمت کا ذکر تک نہیں کرتے اس لیے بچنا چاہئے۔

دوسرے آدمی کے بارے میں مفتی صاحب علیہ الرَّحمہ لکھتے ہیں: یعنی صرف اس لئے جہاد کرتا ہے کہ لوگوں میں اس کی بہادری کا چرچا ہو اور اسے شہرت و عزت حاصل ہو،

---

(29) بخاری، 2/256، حدیث: 2810

(البتہ) کفار کو اپنی شجاعت دکھانا ان کے مقابل اپنی شان و بہادری بیان کرنا عبادت ہے۔

مفتی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ تیسرے آدمی کے بارے میں لکھتے ہیں: یعنی تاکہ اس کا درجہ دیکھا جائے یا لوگوں کو اپنا درجہ شجاعت دکھائے مسلمانوں کو یا تاکہ وہ اپنی جنت کی جگہ دیکھ لے یعنی صرف جنت حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے۔ تیسرے معنٰی صوفیانہ ہیں۔ صوفیاء کے نزدیک جنّت حاصل کرنے یا دوزخ سے بچنے کے لئے بھی عبادت نہ کی جائے، صرف جنت والے رب کو راضی کرنے کے لئے عبادت کرنی چاہئے، جب وہ راضی ہو گیا تو سب کچھ مل جائے گا۔

کَلِمَۃُ اللّٰہِ کے تحت لکھتے ہیں: اس سے مراد کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہے یعنی اسلام کی اشاعت کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لیے جہاد ہو۔ خیال رہے کہ خدمتِ دین کے ساتھ غنیمت کی نیت بھی ہونا مضر نہیں مگر کمال اس میں ہے کہ خالص خدمتِ دین کی نیت ہو غنیمت بلکہ جنّت حاصل کرنے کا بھی ارادہ نہ ہو۔[30]

جنت کے پھل کیسے ہیں؟

حضرتِ عتبہ بن عبد سُلمی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک اَعرابی آیا اور سوال کیا: مَا حَوْضُكَ هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْهُ؟ یعنی وہ حوض کیسا ہے جس کے بارے میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بتاتے ہیں؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

---

(30) مراٰۃ المناجیح، 5/428

www.dawateislami.net

فرمایا: جیسے مقام بیضاء سے بُصریٰ کا درمیانی فاصلہ ہے، (پھر) اللہ کریم اس میں میرے لیے ایک کُراع بڑھا دے گا، کوئی انسان نہیں جانتا کہ اس کے کنارے کہاں ہیں۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تکبیر بلند کی (یعنی اللہ اکبر کہا)۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حوضِ کوثر پر میرے پاس راہِ خدا میں جہاد کرنے والے فُقرا آئیں گے، مجھے یقین ہے کہ اللہ کریم مجھے اس کراع تک پہنچادے گا اور میں اس سے پیوں گا۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ رَبِّیْ وَعَدَنِیْ اَنْ یُّدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعِیْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ یعنی اللہ کریم نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے سترّ ہزار امتیوں کو بغیر حساب جنت میں داخل کرے گا، ثُمَّ یَشْفَعَ کُلُّ اَلْفٍ لِسَبْعِیْنَ اَلْفًا پھر ہر ایک ہزار سترّ سترّ ہزار کی شفاعت کریں گے۔ پھر (ان جنتیوں میں) اللہ کریم اپنے تین چلو کے ذریعے میرے لئے اضافہ کر دے گا۔ (یہ سن کر) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے تکبیر بلند کی اور فرمایا: بے شک اللہ کریم پہلے سترّ کی شفاعت ان کے آباء و اجداد اور خاندان والوں کے حق میں قبول فرمائے گا، اور میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ پاک مجھے ان آخر والی تین لپ میں سے کسی ایک میں کر دے۔ اعرابی نے عرض کی: یَا رَسُوْلَ اللهِ فِیْهَا فَاکِهَةٌ؟ یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا اس میں پھل بھی ہیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ ہاں! وَفِیْهَا شَجَرَةٌ تُدْعٰى طُوْبٰى هِیَ تُطَابِقُ الْفِرْدَوْسَ یعنی اُس میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے وہ فردوس کو ڈھانپے ہوئے ہے۔ اعرابی نے پوچھا: اَیُّ شَجَرِ اَرْضِنَا تُشْبِهُ؟ وہ ہماری زمین کے کس درخت کی طرح ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نے فرمایا: لَیْسَ تُشْبِهُ شَیْئًا مِنْ شَجَرِ اَرْضِكَ وہ تمہاری زمین کے کسی درخت کی طرح نہیں ہے، مگر کیا تم کبھی ملکِ شام گئے ہو؟ اعرابی نے کہا: نہیں! یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فَاِنَّهَا تُشْبِهُ شَجَرَةً بِالشَّامِ تُدْعَى الْجَوْزَةُ تَنْبُتُ عَلَى سَاقٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَنْتَشِرُ اَعْلَاهَا یعنی وہ ملکِ شام کے ایک درخت کی طرح ہے جسے جوزہ یعنی اخروٹ کا درخت کہا جاتا ہے، وہ ایک ہی تنے پر اُگتا ہے پھر اس کی شاخیں پھیل جاتی ہیں۔ اس اعرابی نے سوال کیا: فَمَا عِظَمُ اَصْلِهَا؟ اس کی جڑ کتنی لمبی ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اگر تمہارے پالتو اونٹوں میں سے چار سال کا اونٹ چلنا شروع کرے وہ درخت اس وقت تک ختم نہیں ہو گا جب تک کہ بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینے کی ہڈیاں نہ ٹوٹ جائیں۔ اعرابی نے پوچھا: فِيهَا عِنَبٌ؟ کیا اس میں انگور ہیں؟ فرمایا: ہاں! اُس نے پوچھا: فَمَا عِظَمُ الْعُنْقُودِ مِنْهَا؟ اس کے خوشے کی لمبائی کتنی ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: غرابِ ابقع (مردار خور سیاہ و سفید دورنگا کوے) کا مسلسل ایک مہینے تک یوں اُڑنے کا فاصلہ کہ جس میں وہ نہ تو گرے، نہ رکے اور نہ ہی سستی کرے۔ اعرابی نے پوچھا: وَمَا عِظَمُ الْحَبَّةِ مِنْهُ؟ یعنی جنت کا ایک انگور کتنا بڑا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هَلْ ذَبَحَ اَبُوكَ تَيْسًا مِنْ غَنَمِهِ عَظِيمًا؟ کیا تمہارے والد نے کبھی اپنے ریوڑ میں سے کوئی بڑا جنگلی بکرا ذبح کیا ہے؟ اُس نے کہا: جی۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کیا اُس کی کھال اتار کر تمہاری والدہ کو دی ہو اور کہا ہو کہ اس کی صفائی کر کے رنگ لو پھر اسے پھاڑ کر ایک بڑا ساڈول بناؤ جس کے

ذریعے ہم اپنے جانوروں کو اپنی مرضی کے مطابق سیراب کر سکیں؟اس نے عرض کی:جی ہاں!رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:فَاِنَّهُ كَذٰلِكَ یعنی وہ انگور کا دانہ بھی ایسا ہی ہے۔پھر اعرابی نے کہا: فَاِنَّ ذٰلِكَ يَسَعُنِي وَيَسَعُ اَهْلَ بَيْتِي؟ وہ دانہ تو مجھے اور میرے سارے گھر والوں کے لئے کافی ہوگا؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:وَعَامَّةَ عَشِيْرَتِكَ یعنی تیرے سارے رشتہ داروں کو بھی۔[31]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:لَاعَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَّةَ یعنی کوئی بیماری اڑ کر لگنے والی نہیں،نہ ہی صفر کوئی چیز ہے اور نہ کوئی ھَامَّہ (نہ پرندہ اُلّو) ہے۔ ایک اَعرابی نے سوال کیا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم !فَمَا بَالُ اِبِلِي، تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ، فَيَأْتِي البَعِيرُ الاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا؟ یعنی پھر اس اونٹ کا کیا معاملہ ہے جو ریگستان میں ہرن کی طرح ہوتا ہے پھر اسے خارشی اونٹ ملتا ہے تو اسے بھی خارش والا کر دیتا ہے؟ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:فَمَنْ اَعْدَى الاَوَّلَ؟ تو پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارش والا کر دیا؟[32]

---

(31) معجم کبیر،17/127،حدیث:312۔
صفۃ الجنۃ لابی نعیم،2/186،حدیث:346۔
معجم اوسط،1/146،حدیث:402
(32)بخاری،4/26،حدیث:5717

"عَدْوٰی یعنی بیماری اڑ کر لگنا" اہلِ عرب بہت سے اَمراض کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھتے تھے، ان میں سے ایک خارش بھی ہے، اسی لئے اعرابی نے صحیح اونٹوں کے بارے میں سوال کیا جو خارش زدہ اونٹ کے ساتھ ملنے کے بعد خارش زدہ ہو گئے۔ اس کے جواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: پہلے اونٹ کو بیماری کس نے لگائی تھی؟ آپ کی مراد یہ تھی کہ پہلے اونٹ کو بھی اڑ کر نہیں لگی بلکہ اللہ پاک کے حکم اور تقدیر سے لگی، چنانچہ دوسرے اور بعد والے اونٹوں کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔

کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟

حضرتِ عبد اللہ بن عَمْرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک دیہات کا رہنے والا آدمی آیا اور سوال کیا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، مَا الْکَبَائِرُ؟ یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کبیرہ گناہ کون سے ہیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰہِ یعنی اللہ پاک کے ساتھ شریک کرنا۔ اس نے پھر عرض کی: ثُمَّ مَاذَا؟ پھر کون سا؟ ارشاد فرمایا: ثُمَّ عُقُوقُ الْوَالِدَیْنِ یعنی ماں باپ کی نافرمانی کرنا۔ اعرابی نے سوال کیا: پھر کون سا گناہ بڑا ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْیَمِیْنُ الْغَمُوْسُ یعنی جھوٹی قسم کھانا۔[33]

---

(33) بخاری، 4/377، حدیث: 6920

www.dawateislami.net

کیا جنتیوں کا لباس بُنا جائے گا؟

حضرت حنان بن خارجہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار فرمایا: اَلَا اُحَدِّثُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِی یعنی کیا میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جسے میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے اسے محفوظ کیا، لَمْ اَنْسَہُ بَعْدُ (اسے سننے کے بعد) میں اسے نہیں بھولا؟ میں ایک مرتبہ عبید اللہ بن حَیدَہ کے ساتھ مُلکِ شام کے راستے پر نکلا۔ ہم حضرت عبد اللہ بن عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے ایک حدیث سنائی، اور کہا: تم دونوں کی قوم سے ایک سخت طبیعت دیہاتی آیا اور کہنے لگا: یَا رَسُوْلَ اللہِ اَیْنَ الْھِجْرَۃُ یارسولَ اللہ! ہجرت کس طرف کی جائے؟ اِلَیْکَ حَیْثُمَا کُنْتَ جہاں آپ ہوں؟ یا کسی معین زمین کی طرف یا کسی خاص قوم کی جانب، (یہ بتائیے) جب آپ وصال فرما جائیں تو ہجرت ختم ہو جائے گی؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اَیْنَ السَّائِلُ عَنِ الْھِجْرَۃِ ہجرت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میں یہاں ہوں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِذَا اَقَمْتَ الصَّلَاۃَ وَآتَیْتَ الزَّکَاۃَ فَاَنْتَ مُھَاجِرٌ وَاِنْ مُتَّ بِالْحَضْرَمَۃِ یعنی جب تم نماز کی پابندی کرو اور زکوٰۃ ادا کرو تو تم مہاجر ہو چاہے تمہاری موت (یمامہ کے علاقے) حضرمہ میں ہی کیوں نہ آئے۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے: اَنْ تَھْجُرَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ یعنی ہجرت یہ ہے کہ تم ظاہر اور چھپی ہر بے حیائی سے دُور رہو۔ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا اور بولا: یارسولَ اللہ! یہ بتائیے کہ جنتیوں کے لباس بُنے جائیں گے یا

جنت کے پھل چیر کر نکالے جائیں گے؟ لوگوں کو اس کے سوال پر تعجب ہوا، کچھ لوگ اس پر ہنس پڑے تو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مِمَّ تَضْحَكُونَ؟ مِنْ جَاهِلٍ يَسْأَلُ عَالِمًا؟ تم کیوں ہنس رہے ہو؟ اس پر کہ ایک نہ جاننے والے نے جاننے والے سے سوال کیا ہے؟ تھوڑی دیر خاموش رہنے کے بعد رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جنتیوں کے لباس کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں (یہاں ہوں)۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا بَلْ تُشَقَّقُ عَنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ (بُنے نہیں جائیں گے) بلکہ وہ جنت کے پھلوں میں سے نکلیں گے۔ یہ بات آپ نے تین بار ارشاد فرمائی۔[34]

کیا عمرہ کرنا واجب ہے؟

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس ایک دیہات کا رہنے والا آدمی آیا اور سوال کیا: يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ یعنی یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے عمرہ کے بارے میں بتائیے کہ کیا یہ واجب ہے؟ نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا یعنی واجب نہیں وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ یعنی اگر تو عمرہ کرے تو تیرے لئے بھلائی ہے۔[35]

(34) مسند احمد، 11/489، حدیث: 6890-11/665، حدیث: 7095

(35) مسند احمد، 22/290، حدیث: 14396

www.dawateislami.net

میرے لئے کیا ہے؟

حضرت مصعب بن سعد رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں: کہ دیہات کا رہنے والا ایک آدمی نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یَا نَبِیَّ اللہِ! عَلِّمْنِی کَلَامًا اَقُولُہُ یعنی اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی دعا سکھا دیجئے جو میں پڑھ لیا کروں، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: یوں کہا کرو: لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیكَ لَہٗ اللہُ اَکْبَرُ کَبِیرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیرًا سُبْحَانَ اللہِ رَبِّ الْعَالَمِینَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَزِیزِ الْحَکِیمِ یعنی اللہ کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، اللہ ہر عیب سے پاک ہے جو سارے جہان والوں کا مالک ہے، نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ جو غالب حکمت والا ہے۔ اُس دیہات والے آدمی نے سوال کیا: ھٰؤُلَاءِ لِرَبِّی عَزَّوَجَلَّ فَمَا لِی؟ یعنی ان تمام کلمات کا تعلق تو میرے رب سے ہے، میرے لئے کیا ہے؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: تم یوں کہہ لیا کرو اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِی وَارْحَمْنِی وَاھْدِنِی وَارْزُقْنِی یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما۔(36)

---

(36)مسند احمد، 3/162، حدیث:1611

سب سے بہترین آدمی کون ہے؟

حضرت عبد اللہ بن بُسر رضی اللہُ عنہ بیان فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں دیہات کے رہنے والے دو آدمی حاضر ہوئے، ان میں سے ایک نے عرض کی: يَا رَسُولَ اللهِ! اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! لوگوں میں بہتر کون ہے؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَحَسُنَ عَمَلُهٗ یعنی جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو۔ دوسرے اَعرابی نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ، فَمُرْنِي بِاَمْرٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ یعنی اسلام کے احکام بہت زیادہ ہیں، مجھے کوئی ایسا حکم دیجئے کہ جسے میں مضبوطی سے تھام لوں، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا من ذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ یعنی تمہاری زبان ہر وقت اللہ کے ذکر سے تر رہے۔ (37) ایک اور روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: اَيُّ النَّاسِ شَرٌّ یعنی لوگوں میں سب سے برا کون ہے؟ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَنْ طَالَ عُمُرُهٗ وَسَاءَ عَمَلُهٗ یعنی سب سے بُرا وہ ہے کہ جس کی عمر لمبی اور عمل برا ہو۔ (38)

شرح:

حضرت علّامہ محمد بن عَلَّان شَافِعِی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اپنی لمبی عمر میں انسان وہ

---

(37) مسند احمد، 29/240، حدیث: 17698

(38) ترمذی، 4/148، حدیث: 2337

www.dawateislami.net

کام کرے جو اُسے اللہ کریم کے قریب کرنے والے اور اس کی رِضا تک پہنچانے والے ہوں اور عمل کے اچھا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس عمل کو تمام شرائط و اَرکان کے ساتھ مکمل طور پر ادا کرے۔(39)

حضرت امام شرفُ الدین طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لوگوں میں بہترین آدمی وہ ہے جس کی عمر لمبی اور عمل اچھا ہو کیونکہ انسان کی مثال اِس دنیا میں نیک اَعمال کے ساتھ اُس تاجر کی سی ہے جو سامانِ تجارت کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے تاکہ تجارت کرکے منافع کمائے اور اپنے وطن سلامتی کے ساتھ اور خوب نفع کما کر لوٹے تو وہ بھلائی کو پالیتا ہے۔ اسی طرح انسان کی عمر اس کا سرمایہ ہے، اس کی سانسیں اور اَعضاء و جَوارِح کا کام کرنا اس کا نقد ہے اور نیک اعمال اس کا منافع ہیں، پس جتنا اس کا سرمایہ یعنی عمر زیادہ ہوگی، نفع یعنی نیک اَعمال بھی اتنے زیادہ ہوں گے اور آخرت اس کا وطن ہے۔ پس جب وہ اپنے وطن لوٹے گا تو اپنے منافع یعنی نیک اعمال کا پورا پورا ثواب پائے گا۔(40)

کیا علاج کروانا منع ہے؟

حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہاں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم یوں موجود تھے کَاَنَّمَا عَلَی رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ حضرت اُسامہ فرماتے ہیں: فَسَلَّمْتُ

---

(39) دلیل الفالحین، 1/326، تحت الحدیث: 108

(40) شرح الطیبی، 4/406، تحت الحدیث: 2270۔

عَلَيْهِ وَقَعَدْتُ تو میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ فَجَاءَتِ الْاَعْرَابُ فَسَاَلُوْهُ اسی وقت کچھ دیہاتی آئے اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوالات کرنے لگے۔ انہوں نے کہا: يَا رَسُولَ اللهِ نَتَدَاوٰى؟ یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کیا ہم (علاج کے لئے) دوائی لیں؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهُ دَوَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ الْهَرَمُ ہاں! دوائی لو، بے شک اللہ کریم نے کوئی ایسی بیماری نہیں رکھی جس کا علاج نہ ہو سوائے ایک بیماری کے وہ ہے بڑھاپا۔ جب حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ بوڑھے ہو گئے تو کہتے تھے: هَلْ تَرَوْنَ لِي مِنْ دَوَاءٍ الْآنَ یعنی کیا اب تمہیں میرے لئے کوئی دوا مل سکتی ہے؟ پھر اُن آنے والوں نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کچھ چیزوں کے بارے میں سوالات کئے کہ کیا فلاں فلاں چیز میں ہم پر کوئی حرج ہے؟ تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عِبَادَ اللهِ وَضَعَ اللهُ الْحَرَجَ اِلَّا امْرَأً اقْتَرَضَ امْرَأً مُسْلِمًا ظُلْمًا اے اللہ کے بندو! اللہ نے حرج کو ختم فرمادیا ہے سوائے اس آدمی کے جو کسی مسلمان سے ظلماً قرض لیتا ہے (کہ یہ گناہ اور ہلاکت کا سبب ہے) انہوں نے پوچھا: مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ النَّاسُ يَا رَسُولَ الله یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! انسان کو سب سے بہترین کون سی چیز دی گئی ہے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: خُلُقٌ حَسَنٌ حسن اخلاق۔[41]

---

(41) مسند احمد، 30/394، حدیث: 18454

www.dawateislami.net

اس حدیثِ پاک میں موجود الفاظ اِقْتَرَضَ امْرَأً مُسْلِمًا ظُلْمًا سے مراد یہ ہے کہ کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی غیبت کرے، اسے گالی دے، یا تکلیف پہنچائے تو اُس سے اِس کی پوچھ گچھ ہو گی۔ اسے قرض سے اس لئے تعبیر کیا گیا ہے یہ اُسے لوٹا دیا جائے گا یعنی آخرت میں اُسے اِس کی سزا دی جائے گی۔ (42)

صحیح ابن حبان میں ان ہی صحابی سے یوں ہے کہ جب میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اعرابی آپ سے سوال کر رہے تھے: یَا رَسُولَ اللهِ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ فِي كَذَا مَرَّتَيْنِ؟ یارسولَ اللہ کیا ہم پر فلاں فلاں معاملہ میں کوئی حرج ہے؟ یہ انہوں نے دو بار پوچھا تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: عباد الله وَضعَ الله الحرجَ اِلَّا امْرُؤٌ اقْتَرَضَ مِنْ عِرْضِ اَخِيهِ شَيْئًا فَذٰلِكَ الَّذِى حَرِجَ یعنی اے اللہ کے بندو! اللہ کریم نے حرج کو اٹھا دیا ہے سوائے اس آدمی کے کہ جو اپنے بھائی کی عزّت میں ذرا سی چیز بھی ادھار لے (یعنی اسے ذرا سا بھی بےعزّت کرے) پس یہ حرج ہے الخ۔ (43)

جنت میں لے جانے والا عمل سکھا دیجئے:

حضرت براء بن عازِب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

---

(42) حاشیہ مسند احمد، 30/397

(43) صحیح ابن حبان، 7/621، حدیث: 6029

پاس ایک اعرابی حاضر ہوا اور سوال کیا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ عَلِّمْنِی عَمَلًا یُدْخِلُنِی الْجَنَّۃَ یارسولَ اللہ! کوئی ایسا عمل سکھائیے جو مجھے جنت میں داخل کرا دے؟ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا بات تو تم نے مختصر کہی ہے لیکن سوال بہت بڑا پوچھا ہے۔ فرمایا: اَعْتِقْ النَّسَمَۃَ وَفُكَّ الرَّقَبَۃَ یعنی عِتقِ نَسمہ اور فکِّ رَقبہ کیا کرو۔ اَعرابی نے پوچھا: یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَوَلَیْسَتَا بِوَاحِدَۃٍ یعنی یارسول اللہ! کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں ہیں؟ (اس لئے کہ دونوں کا معنی ہے: غلام آزاد کرنا) رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نہیں، اِنَّ عِتْقَ النَّسَمَۃِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا عتق نسمہ سے مراد یہ ہے کہ تم اکیلے پورا غلام آزاد کر دو وَفَكَّ الرَّقَبَۃِ اَنْ تُعِینَ فِی عِتْقِهَا اور فک رقبہ کا مطلب ہے غلام کی آزادی میں (رقم کی ادائیگی وغیرہ سے) مدد کرو۔ زیادہ دودھ دینے والے جانور کا صدقہ کرو، ظلم کرنے والے قریبی رشتہ دار پر احسان کرو، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْاٰنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی اگر تم میں اس کی طاقت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ، پیاسے کو پانی پلاؤ، نیکی کا حکم دو اور بُرائی سے منع کرو، فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنَ الْخَیْرِ یعنی اگر یہ بھی نہ کر سکو تو اپنی زبان کو بھلائی کے سوا بند رکھو۔ [44]

کیا مُحرِم خوشبو لگائے؟

حضرت یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلٰی رَسُولِ

(44) مسند احمد، 30/600، حدیث: 18647

www.dawateislami.net

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ ایک مرتبہ ایک دیہات کا رہنے والا آدمی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، اُس نے ایک ایسا جبہ پہن رکھا تھا جس پر زعفران کے داغ تھے۔ اس نے آکر پوچھا: یارسول اللہ! آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں نے اِحرام باندھ لیا ہے اور لوگ میرا مذاق اُڑا رہے ہیں، رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے تھوڑی دیر کوئی جواب نہ دیا پھر بلا کر فرمایا: اِخْلَعْ عَنْكَ هَذِهِ الْجُبَّةَ یہ جُبّہ اُتار دو وَاغْسِلْ عَنْكَ هَذَا الزَّعْفَرَانَ جو زعفران کی خوشبو لگا رکھی ہے اسے دھو ڈالو، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ اور اپنے عمرے کے ارکان اسی طرح ادا کرو، جس طرح حج کے ارکان ادا کرتے ہو۔ (45) خوب یاد رکھئے! جس نے احرام پہن کر نیت کر لی اس کے لئے خوشبو لگانا جائز نہیں۔ رفیق الحرمین میں ہے: نیّت سے قبل احرام پر خوشبو لگانا سنّت ہے، بے شک لگایئے مگر لگانے کے بعد عِطْر کی شیشی بیلٹ کی جیب میں مت ڈالئے۔ ورنہ نیّت کے بعد جیب میں ہاتھ ڈالنے کی صورت میں خوشبو لگ سکتی ہے۔ اگر ہاتھ میں اتنا عِطْر لگ گیا کہ دیکھنے والے کہیں کہ "زیادہ ہے" تو دَم واجب ہو گا اور کم کہیں تو صَدَقہ۔ اگر عِطْر کی تری وغیرہ نہیں لگی ہاتھ میں صِرف مہک آگئی تو کوئی کفّارہ نہیں۔ بیگ میں بھی رکھنا ہو تو کسی شاپر وغیرہ میں لپیٹ کر خوب احتیاط کی جگہ رکھئے۔ (46)

---

(45) مسند احمد، 29/480، حدیث: 17963

(46) رفیق الحرمین، ص 30۔

علم کیسے اُٹھایا جائے گا؟

حضرت اَبو اُمامہ باہِلی رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے کہ جب حجۃُ الوَداع کے موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خطبہ دیا تو آپ ایک گندمی رنگ کے اونٹ پر سوار تھے اس دن آپ نے اپنے پیچھے حضرت فضل بن عباس رضی اللہُ عنہما کو بٹھایا ہوا تھا۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: يَا اَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مِنَ الْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ الْعِلْمُ، وَقَبْلَ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ یعنی اے لوگو! علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ علم اُچک لیا جائے اور قبل اس کے کہ علم اُٹھا لیا جائے اور اللہ پاک نے جب یہ آیت ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ (۱۰۱)﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں اور اگر انہیں اس وقت پوچھو گے کہ قرآن اتر رہا ہے تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی اللہ انہیں معاف فرما چکا ہے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔[47] نازل فرمادی تو ہم رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ سوالات کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے اور احتیاط کرتے تھے۔ ایک دن ہم ایک دیہاتی کے پاس آئے ہم نے اُسے ایک چادر دی، اُس نے اُس کا عمامہ باندھ لیا۔ میں نے دیکھا کہ اُس چادر کا ایک کنارہ اس کی سیدھی اَبرو کے پاس سے نکل رہا تھا۔

---

(47) پ7، المائدۃ:101

www.dawateislami.net

ہم نے اس سے کہا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کوئی سوال پوچھو، چنانچہ اس نے کہا: یَا نَبِیَّ الله! كَيْفَ يُرْفَعُ الْعِلْمُ مِنَّا وَبَيْنَ اَظْهُرِنَا الْمَصَاحِفُ وَقَدْ تَعَلَّمْنَا مَا فِيهَا، وَعَلَّمْنَا نِسَاءَنَا وَذَرَارِيَّنَا وَخَدَمَنَا یعنی اے اللہ کے نبی! جب ہمارے درمیان قراٰنِ پاک موجود ہے تو ہمارے درمیان سے علم کیسے اٹھالیا جائے گا جبکہ ہم نے خود بھی اس کے احکام سیکھ لئے ہیں اور اپنی بیویوں، بچّوں اور خادموں کو بھی سکھادیئے ہیں؟

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنا سر مبارک اٹھایا تو چہرہ مبارک پر جلال کی وجہ سے سرخی کے آثار تھے، آپ نے فرمایا: تیری ماں تجھے روئے، ان یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس بھی تو آسمانی کتابوں کے مصاحف ہیں لیکن اب وہ کسی ایک حرف سے بھی نہیں چمٹے ہوئے جو ان کے انبیائے کرام لے کر آئے تھے یاد رکھو! علم اٹھ جانے سے مراد یہ ہے کہ حاملینِ علم اٹھ جائیں گے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ (48)

علم یوں اُٹھے گا:

قیامت کے قریب علم کیسے اُٹھ جائے گا اس بات کی وضاحت خود رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس حدیث میں موجود ہے: حضرت عبد اللہ بن عَمرو رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک علم کھینچ کر نہ اُٹھائے گا کہ بندوں سے کھینچ لے بلکہ عُلما کی وفات سے علم اٹھائے گا حتی کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ

---

(48) مسند احمد، 36/621، حدیث: 22290

جاہلوں کو پیشوا بنالیں گے جن سے مسائل پوچھے جائیں گے وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے، (خود) گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو) گمراہ کریں گے۔(49)

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ اس کی شرح میں لکھتے ہیں: یہ حدیث کا تتمّہ ہے جس میں فرمایا گیا کہ قریبِ قیامت علم اُٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائے گی، یعنی اس کے اٹھنے کا ذریعہ نہ ہو گا کہ لوگ پڑھا ہوا بھول جائیں گے، بلکہ علماء وفات پاتے رہیں گے اور بعد میں دوسرے علماء پیدا نہ ہوں گے جیسا کہ اب ہو رہا ہے کہ ایک خلقت انگریزی کے پیچھے پھر رہی ہے، دینِ رسول اللہ یتیم ہو کر رہ گیا۔ علم سے علمِ دین مراد ہے۔ پیشوا سے مراد قاضی، مفتی، امام اور شیخ ہیں جن کے ذمّے دینی کام ہوتے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ دینی عہدے جاہل سنبھال لیں گے اور اپنی جہالت کا اظہار ناپسند کریں گے۔ مسئلہ پوچھنے پر یہ نہ کہیں گے کہ ہمیں خبر نہیں بلکہ بغیر علم گھڑ کر غلط مسئلے بتائیں گے اس کا انجام ظاہر ہے۔ بے علم طبیب مریض کی جان لیتا ہے اور جاہل مفتی اور خطیب ایمان برباد کرتے ہیں۔(50)

مہینے کی کون سی تاریخ کے روزے رکھیں؟

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ آپ نے ایک آدمی کو کھانے کی دعوت کی۔ اُس نے کہا: إِنِّیْ صَائِمٌ یعنی میں روزہ دار ہوں۔ فرمایا:

---

(49) بخاری، 1/54، حدیث:100

(50) مراٰۃ المناجیح، 1/192

www.dawateislami.net

تم کون سے روزے رکھ رہے ہو؟ اگر کمی بیشی کا ڈر نہ ہوتا تو میں تمہیں نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وہ حدیث سُناتا کہ جب آپ کی خدمت میں دیہات کا رہنے والا آدمی ایک خرگوش لے کر حاضر ہوا، تم ایسا کرو کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہُ عنہ کو بلا کر لاؤ۔ جب حضرت عمار رضی اللہُ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ اس دن نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں موجود تھے جب ایک اعرابی خرگوش لے کر حاضرِ خدمت ہوا تھا۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! میں نے اس پر خون لگا ہوا دیکھا تھا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: كُلُوهَا "اسے کھاؤ"، وہ کہنے لگا کہ میرا روزہ ہے، آپ نے فرمایا: وَأَيُّ الصِّيَامِ تَصُومُ؟ تم نے کون سا روزہ رکھا ہوا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں ہر مہینے کے شروع اور آخر میں روزہ رکھتا ہوں۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِنْ كُنْتَ صَائِمًا، فَصُمِ الثَّلَاثَ عَشْرَةَ، وَالْاَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَالْخَمْسَ عَشْرَةَ اگر تم روزہ رکھنا ہی چاہتے ہو تو نفلی روزے کے لئے مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھو۔ (51)

مال جمع کرنے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے غلام خالد بن اسلم کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما کے ساتھ جارہا تھا کہ اچانک ایک دیہات کا رہنے والا آدمی ملا،

---

(51) مسند احمد، 1/ 337، حدیث: 210

اُس نے آیت ﴿وَ الَّذِیْنَ یَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، پڑھ کر سوال کیا کہ اس سے کون لوگ مراد ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہُ عنہما نے فرمایا: جس نے اسے خزانہ بنا کر رکھا، اور اس کی زکوٰۃ ادا نہ کی، تو اس کے لئے ہلاکت ہے، یہ آیت زکوٰۃ کا حکم اترنے سے پہلے کی ہے، پھر جب زکوٰۃ کا حکم اترا تو اللہ پاک نے اسے مالوں کی پاکی کا ذریعہ بنا دیا، پھر فرمایا: اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے کوئی پروا نہیں ہے کہ میں اس کی تعداد جان لوں گا اور اس کی زکوٰۃ ادا کروں گا اور اللہ کے حکم کے مطابق اس کو استعمال کرتا رہوں گا۔ (52)

کیا آپ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْاَعْرَابِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یعنی دیہات کے رہنے والے کچھ لوگ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سوال کیا: اَتُقَبِّلُوْنَ صِبْیَانَكُمْ کیا آپ اپنے بچوں کو چومتے ہیں؟ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نَعَمْ! جی ہاں۔ وہ دیہاتی بولے: لٰكِنَّا وَاللّٰهِ مَا نُقَبِّلُ لیکن اللہ کی قسم! ہم تو اپنے بچوں کو نہیں چومتے۔ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَاَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللّٰهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ یعنی

---

(52) ابن ماجہ، 1/371، حدیث: 1787

اگر اللہ پاک نے تم میں سے رحمت نکال دی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔[53]

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تم لوگوں کا اپنے بچوں کو نہ چومنا اس لئے ہے کہ رب تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحم و کرم نکال دیا ہے جن کے دلوں سے اللہ رحم نکال دے اُس کے دل میں ہم رحمت و کرم کس طرح ڈالیں ہم تو اللہ کی رحمتوں کا دروازہ ہیں۔[54]

اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟

ایک بار رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی حاضر ہوا تاکہ اپنا خواب بتا کر اس کی تعبیر معلوم کر سکے چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں ایک دیہاتی آیا اور اپنا خواب یوں بتایا: یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَأْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى اَثَرِهِ، میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور وہ لڑھکتا جارہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے چل رہا ہوں۔ اعرابی کا خواب سُن کر نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسکرا دیئے اور فرمایا: لَا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ جب تم میں سے کسی سے شیطان

---

(53) مسلم، ص975، حدیث:6027

(54) مراٰۃ المناجیح، 6/545

خواب میں کھیلے تو لوگوں کو اس کی خبر نہ دو۔[55]

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: وہ صاحب خواب سے گھبرا گئے تھے۔ مزید فرماتے ہیں: شاید حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے وحی سے معلوم فرمالیا کہ یہ خواب اَضغاث اَحلام سے ہے (یعنی ایسے خواب جن کی کوئی تعبیر نہ ہو) شیطان نے اسے مغموم کرنے کے لیے یہ خواب دکھایا ہے اگر یہ خواب درست ہو تو اس کی تعبیر ہوتی ہے، تبدیلی حال مغموم دیکھے تو اسے خوشی ہوگی، خوش حال دیکھے تو وہ بدحال ہوجائے گا، غلام دیکھے تو آزاد ہوجائے گا، مقروض دیکھے تو قرض سے آزاد ہوجائے گا لہٰذا یہ حدیث بھی صحیح ہے اور معبرین کی یہ مذکورہ تعبیریں بھی درست ہیں۔[56]

کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دی ہے؟

حضرت سَمُرہ بن جُنْدُب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجام کو بلایا ہوا تھا، وہ اپنے ساتھ سینگ لے کر آیا۔ اس نے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سینگ لگایا اور نشتر سے چیرا لگایا، اتنے میں بنو فزارہ کا ایک دیہاتی جس کا تعلق بنو خزیمہ سے تھا وہ بھی آ پہنچا۔ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جب اس نے سینگی لگواتے ہوئے دیکھا تو چونکہ اسے سینگی کے بارے میں علم نہیں تھا اس لئے وہ کہنے لگا: مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ یارسول اللہ! یہ کیا ہے؟

---

(55) مسلم، ص959، حدیث:5926

(56) مراٰۃ المناجیح، 6/392

www.dawateislami.net

آپ نے اِسے اپنی کھال کاٹنے کی اجازت کیوں دے دی؟ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هَذَا الْحَجْمُ اسے حجامہ کہتے ہیں، اس نے پوچھا: وَمَا الْحَجْمُ؟ حجامہ کیا چیز ہے؟ نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: هُوَ مِنْ خَيْرِ مَا تَدَاوَى بِهِ النَّاسُ یہ لوگوں کے طریقۂ علاج میں سب سے بہتر ہے۔ (57)

"حجامہ" عَرَبی کا لفظ ہے، اِس کا معنی ہے پچھنے لگانا۔ جبکہ حجامہ کرنے والے کو انگلش میں (Cupper) اور حجامے کے عمل کو (Cupping) کہتے ہیں۔

حجامہ کروانا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ثابِت ہے، اَحادیثِ طیّبہ میں حجامہ کی ترغیب بھی دی گئی اور اِسے شِفایابی کا سبب بھی قرار دیا گیا ہے البتہ ہر علاج کے لئے اس کے ماہر سے مشاورت کرنا ضروری ہے کیونکہ ممکن ہے کہ جس بیماری کے لیے حجامہ کروا رہے ہوں ساتھ میں کوئی دوسری بیماری اسی کے لئے نقصان دہ ہو۔

نذر پوری کرنے والے کون ہیں؟

وہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان جنہیں کسی وجہ سے غزوۂ بدر میں جہاد کا موقع نہ مل سکا تو انہوں نے یہ عہد کر لیا کہ اب اگر انہیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر جان قربان کرنے کی سعادت ملی تو وہ ثابت قدم رہیں گے اور لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ شہید ہو جائیں۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے ایک اَعرابی

(57) مسند احمد، 33/290، حدیث: 20096

یعنی دیہات کے رہنے والے سے کہا کہ تم رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اُن صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں سوال کرو جن کے بارے میں قراٰنِ کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے اپنی نذر (مَنَّت) پوری کر دی۔

جب اس اعرابی نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اپنی نذر پوری کرنے والے صحابۂ کرام کے متعلق سوال کیا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دو تین بار یہی سوال کیا مگر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت طلحہ بن عُبَیْد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسی دوران میں مسجد کے دروازے سے داخل ہوا۔ میں نے اُس وقت سبز رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا، جب رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے دیکھا تو دریافت فرمایا: اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وہ کہاں ہے جس نے نذر پوری کرنے والوں کے متعلق سوال کیا تھا؟ اعرابی نے فوراً عرض کی: اَنَا، یَا رَسُوْلَ اللہِ! یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میں یہیں ہوں۔ تو رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (حضرت طلحہ بن عُبَیْد اللہ کی طرف دیکھ کر) فرمایا: ھٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ یہ انہی لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی نذر (منت) کو پورا کیا۔ (58)

یاد رہے! ان عہد کرنے والوں میں امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی، طلحہ بن عبید اللہ، سعید بن زید، امیر حمزہ اور مصعب بن عمیر رضوان اللہ علیہم اجمعین وغیرہ بھی شامل ہیں۔

---

(58) ترمذی، 5/414، حدیث: 3763 مختصراً

www.dawateislami.net

حاصلِ کتاب اور سبق

ہر کتاب کا ایک مقصد اور ہر مطالعے کا ایک حاصل ہوتا ہے۔ زیرِ نظر مجموعہ **"رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات "** بھی محض سوالات اور ان کے جوابات کا مجموعہ نہیں بلکہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے علم، حکمت، شفقت اور تربیت کے اس عظیم اسلوب کا آئینہ دار ہے جس نے ایک منتشر معاشرے کو بہترین امت میں تبدیل کر دیا۔ اگر آپ نے اس کتاب کا مطالعہ غور و فکر کے ساتھ کیا ہے تو یقیناً آپ کو یہ احساس ہوا ہوگا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے جوابات صرف اپنے زمانے کے افراد کے لیے نہیں تھے بلکہ ہر دور، ہر معاشرے اور ہر انسان کے لیے کامل رہنمائی رکھتے ہیں۔

اس کتاب کا سب سے پہلا سبق یہ ہے کہ **علم کی بنیاد صحیح سوال پر قائم ہوتی ہے۔** جو شخص اپنی لاعلمی کو تسلیم کر کے اخلاص کے ساتھ علم کی تلاش میں سوال کرتا ہے، وہ درحقیقت ہدایت کی راہ پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو شخص تکبر یا بے پروائی کی وجہ سے سوال کرنے سے گریز کرتا ہے، وہ اپنی بہت سی غلطیوں اور محرومیوں کا خود ذمہ دار بنتا ہے۔

یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ **سوال صرف معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایمان کی مضبوطی، عبادات کی درستگی، اخلاق کی اصلاح، معاملات کی بہتری اور آخرت کی کامیابی کا وسیلہ بھی ہے۔** صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے سوالات میں یہی جذبۂ خیر نمایاں تھا۔ ان کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا اور رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیمات

کے مطابق اپنی زندگی سنوارنا تھا۔ یہی طرزِ فکر ہر مسلمان کو اپنانا چاہیے۔

ایک اہم سبق یہ بھی ہے کہ **ہر سوال قابلِ قدر نہیں ہوتا۔ فائدہ مند سوال وہ ہے جو دین و دنیا کی بھلائی، عمل کی اصلاح اور حق کی تلاش کے لیے کیا جائے۔** فضول، بے مقصد، محض بحث و جدال یا دوسروں کو نیچا دکھانے کے لیے کیے جانے والے سوالات نہ علم میں اضافہ کرتے ہیں اور نہ ہی شخصیت کی تعمیر میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اپنے سوالات کے انتخاب میں بھی حکمت اور اخلاص کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

کسی مسئلے میں اپنی رائے، اندازے یا سنی سنائی باتوں پر اعتماد کرنے کے بجائے مستند اہلِ علم سے رجوع کرنا چاہیے۔ دینی معاملات میں صحیح رہنمائی حاصل کرنا، غلط فہمیوں سے بچنا اور تحقیق کے ساتھ عمل کرنا ہی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیمات کا تقاضا ہے۔

عملی زندگی میں اس کتاب سے حاصل ہونے والا ایک اہم پیغام یہ ہے کہ **مسلمان اپنی روزمرہ زندگی میں ہر اس معاملے کے بارے میں جاننے کی کوشش کرے** جس کا تعلق اس کی عبادات، کاروبار، معاشرت، اخلاق، خاندانی زندگی اور حقوق العباد سے ہو۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ، خرید و فروخت، ملازمت، وراثت، نکاح، طلاق، حسنِ سلوک، والدین کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق اور دیگر معاملات میں صحیح علم حاصل کیے بغیر عمل نہ کرے۔ اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے بچوں اور اہلِ خانہ میں بھی سوال کرنے، علم سیکھنے اور صحیح رہنمائی حاصل کرنے کا ذوق پیدا کرے۔

زندگی کے ہر مرحلے میں ہمارا سب سے معتبر، سب سے محفوظ اور سب سے روشن رہنما رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیمات ہیں۔ جب انسان اپنے سوالات کے جواب سنتِ نبوی سے تلاش کرتا ہے تو اس کا علم بھی صحیح ہوتا ہے، عمل بھی درست ہوتا ہے، فکر بھی متوازن ہوتی ہے اور اس کی دنیا و آخرت دونوں سنور جاتی ہیں۔

اگر آپ آج کے دور میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تعلیمات کی روشنی میں اپنے سوالات کے جوابات چاہتے ہیں تو الحمد للہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے آپ کے لیے موجود ہیں۔

ہر ہفتے کو بعدِ نمازِ عشاء اور دیگر مختلف مواقع جیسے عشرہ محرم الحرام، 25 صفر المظفر، یکم تا 12 ربیع الاول، یکم تا 11 ربیع الآخر اور بزرگانِ دین کے اعراس پر اور رمضان المبارک میں پورا ماہ، عصر اور عشاء کے بعد یہ مدنی مذاکرے ہوتے ہیں جن میں دنیا بھر سے شائقینِ علم اپنے سوالات بھیجتے ہیں اور امیرِ اہلِ سنّت ان سوالات کے جوابات دیتے اور عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ادب، اخلاق اور حکمت کے ساتھ تربیت فرماتے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علمِ نافع حاصل کرنے، صحیح سوال کرنے، مستند رہنمائی اختیار کرنے اور رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہر ارشاد کو اپنی زندگی کا دستور بنانے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس معمولی کاوش کو قارئین کے لیے علم، عمل، ہدایت اور نجات کا ذریعہ بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم

تو جلدی کیجئے اور آج ہی

ہر ماہ 40 سے زائد علمی، دینی، دنیاوی، معاشرتی، اخلاقی اور اصلاحی موضوعات پر مشتمل اور سات زبانوں (اردو، انگلش، عربی، ہندی، سندھی، گجراتی اور بنگالی) میں شائع ہونے والے تحقیقی میگزین "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی سالانہ بکنگ کروالیجئے۔

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہر مہینے گھر پر حاصل کرنے کے لئے آج ہی اس نمبر پر واٹس ایپ یا کال کیجئے۔

+92313-1139278